نگاہ اولین

# ہمارے تمام مسائل کا واحد حل

مدیر التحریر

رحمۃ للعالمین خاتم النبیین ﷺ نے جب مدینہ نبویہ میں پہلی اسلامی رفاہی ریاست کی داغ بیل ڈالی تو اس کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کا خاطر خواہ انتظام وانصرام فرمایا۔ نظریہ یہی سکھا دیا کہ اسلامی ریاست میں اللہ پاک کے قانون کی حکمرانی ہوتی ہے؛ یہ قانون رسول اللہ ﷺ کی افضل ترین شخصیت سے لے کر ہر مرد وزن پر یکساں نافذ ہوتا ہے، یہ مجرم کی حوصلہ شکنی اور مظلوم کی دادرسی کرتا ہے۔

اس قانون الٰہی میں کسی بھی مخلوق کو ترمیم، اضافہ یا تنسیخ کا ہرگز حق نہیں ہے۔ اس قانونِ الٰہی کو چھوڑ کر کسی اور کے سامنے انصاف کا مطالبہ لے کر جانا شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے: ﴿ **ومن لم يحكم بمآ أنزل الله فأولٰئك هم الكافرون** ۞ ...... **هم الظالمون** ۞ ...... **هم الفاسقون** ۞ ﴾

[سورة المائدة: ٤٤، ٤٥، ٤٧]

ان آیات اور دیگر نصوصِ شریعت کی روشنی میں تمام اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ جو کوئی نبی کریم ﷺ کی شریعت کے سوا کسی اور قانون کو زیادہ مکمل یا اسلامی شریعت سے بہتر سمجھتا ہو وہ کافر ہے؛ اگر چہ اس پر خود عمل پیرا ہو۔ نیز جو دین اسلام کے کسی حکم وعمل یا کسی چیز کے ثواب یا گناہ کا مذاق اڑائے وہ بھی کافر ومرتد ہے۔

نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے سلسلے میں ہادی کامل ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''**لا يحل دم امرئ مسلم يشهد أن لآإلٰه إلا الله وأني رسول الله إلا بإحدى ثلاث : النفس بالنفس والثيب الزاني والمفارق لدينه التارك للجماعة**'' [بخاري الديات باب٦ ح٦٨٧٨، مسلم ح١٦٧٦]

تمام انبیاء کرام علیهم الصلاة والسلام کا دین ایک ہی ہے۔ اس دین واحد اسلام کا ایک اہم فیصلہ یہ بھی ہے: ﴿**أنه من قتل نفسا بغير نفس أو فساد في الأرض فكأنما قتل الناس جميعا ومن أحياها فكأنمآ أحيا الناس جميعا** ۞ ﴾ [المائدة ٣٢]

حضرت جندب بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک جہادی مہم میں انہوں نے ایک بڑے ماہر جنگجو کافر کو دیکھا جس نے تاک تاک کر حملے کیے اور کئی بڑے اہم مجاہدین کو خلعت شہادت پہنادی۔ اس صورتحال کو دیکھ کر اسامہ بن زید رضي الله عنهما اور ایک انصاری رضی اللہ عنہ نے اس کافر پر گھات لگائی۔ جب دونوں

اس پر تلوار چلانے لگے، تو اُس نے اچانک "لا إلٰه إلا الله" پڑھ لیا۔ کلمہ سن کر انصاری ؓ پیچھے ہٹ گیا؛ لیکن اسامہ بن زید ؓ نے اس کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

قصہ مختصر، جنگ کے بعد ایک صحابی فتح کی خوشخبری لے کر دربارِ رسالت میں حاضر ہوا اور تفصیلی بیان میں یہ واقعہ بھی پیش کیا۔ فوج جب فتح کی شادمانی سے سرشار مدینہ پہنچی تو رسول اللہ ﷺ نے اسامہ ؓ کو پیشی پر بلایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اس جنگجو نے ہمارے فلان فلان نامور مجاہدین کو قتل کر دیا، اس کے بعد جب خود تلوار کی زد میں آیا تو (محض جان بچانے کی خاطر) کلمہ پڑھ لیا۔ اس پر آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھ لیا: "کیا واقعی اس کے کلمہ پڑھنے کے بعد تم نے اس پر وار کیا؟ اب اگر لآ إلٰه إلا الله روزِ قیامت رب ذوالجلال کی عدالت میں اپنی حرمت کی پامالی پر شکوہ کناں ہوا تو تیرا جواب کیا ہوگا!؟"

اسامہ ؓ نے عرض کیا: "اللہ کے رسول (ﷺ)! **میرے لیے مغفرت کی دعا فرمائیے۔**" آپ ﷺ نے بار بار ارشاد فرمایا: "بتا لآ إلٰه إلا اللّٰه کے مقابلے میں تمہارا بیان کیا ہوگا؟!" [ دیکھ: صحیح مسلم الایمان ۲/۹۹۔۱۰۱ ح۱۵۸-۱۶۰ ]

ظاہر ہے حضرت اسامہ ؓ مخلص مجاہد تھے، اس نے کافر جنگجو کی جنگی مہارت سے اسلامی لشکر کو تحفظ دینے کے لیے اس پر گھات لگائی؛ لیکن بندہ بڑا سیانا نکلا، عین موقع پر اسلام کا کلمہ پڑھ لیا۔ انصاری ؓ کے مبارک کانوں میں خلیل رب العالمین ﷺ کی حدیث گونجی " لا یحل دم امرئ مسلم......" لیکن حضرت اسامہ ؓ نے موقع کی مناسبت سے اس کی چالبازی اور بدنیتی کا استدلال کیا۔ جس نے بعد میں انہیں کس قدر پشیمانی میں غرق کر ڈالا!!

پاکستان کی معاشی شہ رگ کراچی میں خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ اور روز بروز پھیلتی بدامنی اس بات کا ثبوت پیش کر رہی ہے کہ اغوا کنندگان اور قاتلوں کو کھلی چھوٹ دینا جمہوری حکمرانوں کی سیاسی مجبوری ہے۔ 19 اگست کو قانون نافذ کرنے والے ادارے کے 22 افراد کی ہلاکت نے دہشت گردوں کے سامنے ریاست کی بے بسی پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ وطن عزیز کا یہ واحد مسئلہ نہیں ہے۔

صوبہ بلوچستان میں سازشیں پروان چڑھ رہی ہیں اور غداری کا لاوا پک رہا ہے۔
سوات، باجوڑ ایجنسی اور قبائلی علاقوں میں عالمی دہشت گرد مصروفِ عمل ہے۔
دوسری جانب ڈینگی مچھروں کی وجہ سے کہرام برپا ہے۔
اوپر سے افغانستان میں شکست خوردہ امریکہ پاکستان کو دھمکیاں دے رہا ہے۔

یہ تمام اندرونی خلفشار اور بیرونی دباؤ سب پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت سے لاپروائی اور بے اعتنائی کی سزائیں ہیں۔اس سلسلے میں تمام عالم اسلام پر فرض ہے کہ جس رسول اکرم ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے، جہاں تک بس چلے اس کے احکامات کو بتمام وکمال نافذ کریں۔اہل پاکستان پر یہ فریضہ ان کے عہد و میثاق کی بدولت دو چند ہو جاتا ہے؛ کیونکہ انگریز سامراج اور ہندو اکثریت سے آزادی حاصل کرنے کے لیے قوم نے

**''پاکستان کا مطلب کیا؟ لآ إلٰہ إلا اللّٰہ''**

کا نعرہ لگایا تھا، اسی مبارک کلمے کی خاطر لاکھوں مسلمانوں سے متاعِ جاں کے نذرانے وصول کیے گئے۔قوم نے اسی مقدس کلمے کے مطابق زندگی گزارنے کو آزادی کا نصب العین بنا رکھا تھا۔

قیامِ پاکستان کے بعد اس وعدے کو اجتماعی طور پر طاق نسیان میں رکھ دیا گیا۔معلوم نہیں عوامی نمائندے، حکمران اور عوام سب نام نہاد آزادی کی خوشی میں پھولے نہ سمائے یا نوزائیدہ ملک کے سنگین مسائل نے انہیں اس جانب توجہ کرنے کی فرصت ہی نہ دی۔

انسانوں کو امن و مروت کا عظیم تحفہ انسان کے خالق و مالک کا نازل کردہ قانون ہی دے سکتا ہے۔آج تک انسانیت اس سے بہتر نظام وضع کر سکی ہے نہ آئندہ کر سکے گی۔

اگر آج ہمیں ہر طرف بہتے ہوئے لہو، ہر سمت گرتے لاشوں، ہر جانب اجڑتے سہاگوں اور روز بروز بڑھتی یتیمی پر قابو پانا ہے، فرعونیت اور بہیمیت کے عریاں ناچ پر پابندی عائد کرنا ہے، کرپشن اور رشوت ستانی سے نجات حاصل کرنا ہے تو یہ اعلیٰ وارفع مقاصد صرف اور صرف کامل ومکمل اسلامی نظامِ شریعت کے نفاذ سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔اس مقدس فریضے کی ادائیگی سے پہلو تہی کرنا اس وطن اور دین حق کے ساتھ بغاوت اور غداری ہے۔اللہ تعالیٰ قوم کو اس مشن پر قائم ہونے کی توفیق مرحمت فرما کر اسلامی فلاحی ریاست کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔آمین

❀❀......❀❀

### نفع بخش اور نقصان دہ باتیں

[انتخاب: سمیرہ حمید اللہ طالبہ الاثر پبلک سکول غواڑی]

چار چیزیں ایسی ہیں جو بدن کو تباہ کردیتی: غم، رنج، بھوک اور رات کا جاگنا۔

چار چیزں ایسی ہیں جو بغض وعناد پیدا کرتی ہیں: غرور، حسد، جھوٹ اور چغل خوری۔

چار چیزں ایسی ہیں جو رزق میں اضافہ کرتی ہیں: نماز تہجد کی ادائیگی، مغفرت کی دعا، صدقہ کرنا اور صبح وشام کے اذکار۔